المقاصد السنیہ

مصنف مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل القادری رحمت اللہ علیہ

مترجم مفتی محمد عبد العلیم القادری عفی عنہ

المقاصد السنیہ

لتردید الوہابیہ

مصنف: مفتی اعظم مفتی شائستہ گل القادری۔ رحمت اللہ علیہ

مترجم: مفتی محمد عبد العلیم القادری عفی عنہ۔

امیر: مرکزی جماعت اہلسنت کراچی سٹی

ناشر۔ مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی۔

مرکزی آفس۔

دار العلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵۔ کراچی ۲۵

0333-8270485 - 0333-2108534

نام کتاب۔اثبات الاغراض والمقاصد السنیة

لتردید الخرافات القبیحة الوهابیة

مصنف۔مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل۔رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ۔۔۔۔۔محمد عبدالعلیم القادری

کمپوزنگ۔۔۔۔محمد عبدالعلیم القادری

امیر: مرکزی جماعت اہلسنت کراچی سٹی

پروف ریڈنگ۔محمد عبدالعلیم القادری، مولانا مختار قادری، مولانا رحیم داد قادری،

مولانا عبداللہ قادری، مولانا تصور حیات قادری، مولانا دوست محمد القادری

تاریخ طباعت۔پیر ۲۶ ستمبر ۲۰۰۵

ہدیہ)..............

ناشر۔مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی۔

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵ کراچی ۲۵

0333-2108534 - 4603325

فہرست

نے فرمایااللہ تمہیں مارے تم نے اسے قتل کیا جب تمہیں معلوم نہ تھا۔تومسئلہ کیوں نہ پوچھا کیونکہ لاعلمی (بے خبری) کاعلاج پوچھناہے۔

(۲)عن مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله ﷺ لمابعثه الی الیمن

قال کیف تقضی اِذَاعَرَضَ لَکَ قضاءٌ

قال اقضی بکتاب الله تعالیٰ.

قال فان لم تجدفی کتاب الله تعالیٰ

قال فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

قال فان لم تَجِدُ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

قال اَجْتَهِدُ رَائِی.وَ "لا" اٰلُو.

قال فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی صَدْرِهٖ

وَقَالَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ .رسولِ اللّٰهِ ﷺ لمایرضی به رسول الله ﷺ

.ر واه الترمذی .وابوداو .والدارمی .مشکوٰةقضاء324

نبی کریم ﷺ نے جب مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ کویمن بھیجنے کا ارادہ فرمایا توارشادفرمایا۔ (مُعَاذ) جب تمہارے پاس مقدمہ پیش ہوگا تو کیسے فیصلہ کروگے؟

(حضرت مُعَاذ نے)عرض کا(یارسول اللہ ﷺ سب سے پہلے)کتاب اللہ سے فیصلہ کرونگا رحمت عالم ﷺ نے فرمایا (مُعَاذ)اگرتم(اس مقدمہ کافیصلہ)اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ توپھر؟ عرض گذار ہوئے۔کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی سنت کے ساتھ(آپکے فرمودات کے مطابق فیصلہ کرونگا)

پھرحضور ﷺ نے فرمایا(مُعاذ)اگرتم رسول اللہ(ﷺ) کی سنت میں(بھی)نہ پاؤ۔ عرض کی(یارسول اللہ ﷺ)پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔اورحقیقت تک پہنچنے میں کوتاہی نہ کروں گا۔

پس(عَالِمِ مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ ﷺ)نے انکے سینے کوتھپکی دی۔اورفرمایا۔اللہ کاشکرہے۔جس نے رسول اللہ(ﷺ)کے قاصد(معاذؓبن جبل)کواس بات کی توفیق دی،جس(بات نے)اللہ جل جلالہ کے رسول(ﷺ)کو خوش کیا(اوریہ کہ رسول اکرم ﷺبھی یہی چاہتے تھے اگرقرآن وحدیث میں تمام مسائل کاحل نہ ملے تواپنی رائے سے فیصلہ کرنا۔یہی بات معاذؓبن جبل نے

عرض کی،دونوں کامنشاء ایک ہوا موافقت پائی گئی توحضور پرنور ﷺ نے نہایت خوشی کا اظہارفرمایا)

﴿وجہ استدلال یہ ہے﴾

(**کیف تقضی**) کے الفاظ حضرت مُعاذبن جبل رضی اللہ عنہ کے قاضی یمن بننے پر دلالت کرتے ہیں۔سواس حدیث سے ثابت ہوا۔کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن پر۔ تقلیدِ شخصی واجب فرمادی،نیزنبی کریم ﷺ حضرت مُعاذبن جبل رضی اللہ عنہ کی(اجتہاد والی) بات سے خوش ہوئے،اورموافقت پراللہ جل جلالہ کی حمدوثنا بیان کی نیزرحمت عالم ﷺ نے حضرت مُعاذبن جبل،کے اجتہاد ورائے، کوحق وصواب(درست)فرمایا،سیدنامُعاذبن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ جلیل القدرفقیہ صحابی تھے،جنکے بارے میں حضورپُرنور ﷺ نے فرمایا کہ صحابہ کرام میں سب سے زیادہ حلال وحرام کو جاننے والا مُعاذبن جبل ہیں۔نیزفرمایا انکوقیامت کے دن اس طرح اٹھایاجایگاکہ یہ علماء سے(مرتبہ میں)اتنے آگے ہوں گے جتنی دورتک ایک تیرجاتاہے۔حضرت مُعاذبن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب یمن پہنچے تواہل یمن نے انکی صرف گورنری وقاضی ہونا قبول نہ کیابلکہ ہرمسئلہ میں مُعاذبن جبل رضی اللہ عنہ کی تقلیدکی،اہل یمن نے حضرتؓ کے گورنری کیساتھ ساتھ اُنکی تقلید شخصی کوبھی قبول کیا۔

﴿دلائل ملاحظہ ہوں﴾

(ا)عن الاسودبن یزید قال أتانا مُعاذ بن جبل بالیمن معلما و امیراً فسألناه عن رجل توفی وترک ابنته واخته فاعطی الابنة النصف والاخت النصف .رواه البخاری باب المیراث البنات.

حضرت اسودؒبن یزیدکہتے ہیں کہ حضرت مُعاذبن جبل ہمارے پاس یمن آئے۔وہ ہمارے امیر بھی تھے۔اورمعلم بھی ہم نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا۔جس نے ورثاء میں ایک بہن اورایک بیٹی چھوڑی تھی(کہ ان میں ترکہ کیسے تقسیم ہوگا)توحضرت مُعاذ بن جبل نے بیٹی کونصف اور بہن کو نصف(میراث دی،جبکہ یہ انکی اپنی رائے تھی)جب حضرت مُعاذبن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن آئے توقبیلہ خولان کی ایک عورت معاذ بن جبل کے پاس آئی سلام کے بعد کہنے لگی،اے(مُعاذبن جبل)آپکوکس نے بھیجا۔سیدنامُعاذ بن جبل نے فرمایا

مجھے رسول اکرم ﷺ نے بھیجا ہے۔ وہ عورت کہنے لگی (جب) آپکو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے
اور آپ، اللہ جل جلالہ کے رسول ﷺ کے قاصد ہیں۔ تو کیا آپ مجھے (شریعت کے مسائل) نہیں
بتائیں گے، مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا (کیوں نہیں) جو چاہو مجھ سے سوال کرو
''پوچھو'' میں (بتاؤں گا) مسند امام احمد. معجم الطبرانی الهیثمی فی مجمع الزوائد. باب حق الزوج علی المرأة.

(۳) حدیث مذکورہ بالا سے

اولاً۔ ادلۃ ثلاثہ کی ترتیب معلوم ہوتی ہے۔ کہ سب سے مقدم کلام الٰہی ہے۔ پھر سنت رسول ﷺ اسکے بعد اجماع وقیاس ہے۔

ثانیاً۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مسائل کا حل ہمیں قرآن کریم سے تفصیلاً نہیں مل سکتا۔

ثالثاً۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت رسول ﷺ اگرچہ کلام الٰہی کی شرح ہے، لیکن تمام مسائل کا حل تصریحاً وتفصیلاً یہاں بھی نہ مل سکیں گے۔ بلکہ بعض عنوانات پر احادیث آپس میں ٹکراتی (متضاد) ہوئی بھی ملیں گی۔

ایسے مواقع پر اجماع صحابہ کی روشنی میں دیکھا جائیگا جن مسائل کا حل ہمیں کتاب وسنت میں تصریحاً وتفصیلاً نہ ملے۔ ان میں آئمہ مجتہدین کی تقلید کیجائیگی۔ کیونکہ آیات واحادیث اور اجماع صحابہ کی روشنی میں جو فیصلے مجتہدین عظام نے فرمائے ہیں۔ وہ آج تک کوئی دوسرا نہیں کرسکا اور نہ یہ ممکن ہے کہ میدان اجتہاد میں ان بزرگوں کی کوئی ہمسری کرسکے اس امت میں ان حضرات کا وجود نبی کریم رحمت عالم ﷺ کا علمی معجزہ ہے۔

﴿آئمہ مجتہدین چار ہیں﴾

(۱) سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ 179ھ المتوفی۔767ء

(۲) سیدنا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔179ھ المتوفی 795ء

(۳) سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ متوفی۔204ھ۔719ء

(۴) سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ متوفی۔241ھ۔855ء

اہل حق کے یہی آئمہ مجتہدین ہیں۔ جنکے اجتہادی مذاہب مدون ومنضبط ہیں۔ لہذا اجتہادی مسائل میں ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید کرنا ضروری ہے۔ جو ان چاروں میں سے

کسی کی تقلید نہ کرے بلکہ محقق بن کر اجتہادی مسائل کو قرآن وحدیث سے خود حل کرے۔ وہ گمراہ، بدمذہب، بے دین، اور اجماع امت کا مخالف ہے۔

مقام غور ہے۔ کہ ان بزرگوں کے بعد بھی امت مصطفوی ﷺ میں لاکھوں ایسی عظیم ہستیاں گذری ہیں جن میں سے ہر ایک علم وعرفاں کے بحر بیکراں تھے، اسکے باوجود وہ حضرات بھی آئمہ مجتہدین کی تقلید سے بے نیاز نہ رہ سکے۔ تو آج کل کے محقق بننے والے اور آئمہ مجتہدین کے منہ آنے والے مدعیانِ خام کس گنتی میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض گمراہ گر اس پُرفتن دور میں اجتہاد وتحقیق کے بڑے اونچے دعوے کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

﴿امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں﴾

عن شريح. ان عمر بن الخطاب كتب اليه. ان جاءك شئ في كتاب الله فاقض به. ولا يلتفتك عنه الرجال. فان جاءك ماليس في كتاب الله. فانظر سنة رسول الله ﷺ فاقض بها. فان جاءك ماليس في كتاب الله و لم يكن فيه سنة رسول الله ﷺ فانظر مااجتمع عليه الناس. فخذبه. فان جاءك ما ليس في كتاب الله ولم يكن في سنة رسول الله ﷺ ولم يتكلم فيه احد قبلك. فاختر اي الامرين شئت. ان تجتهد الرأيك ثم. فتقدم وان شئت ان تتأخر. فتأخر. ولا أرى التأخر الاخير لك. حجة الله البالغة.

امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے لکھا اگر تمہارے پاس کوئی ایسا مسئلہ آئے جس کا جواب کتاب اللہ میں موجود ہو تو اسکے مطابق فیصلہ کرو، اور ایسا نہ ہو کہ لوگ تجھے کتاب اللہ سے باز رکھیں اور اگر تمہارے پاس کوئی ایسا مسئلہ آئے جسکا جواب نہ کتاب اللہ میں موجود ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں تو ایسی بات تلاش کرو جس پر پچھلے لوگ متفق ہوں سو اس پر عمل کرو اور اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے، جو قرآن وسنت میں نہ ہو اور گذرے ہوئے کسی فقیہ صحابی نے بھی اس میں کلام نہ فرمایا ہو۔ تو دو (۲) باتوں میں سے جسے چاہو، اختیار کر لو، اگر اپنی رائے سے اجتہاد، کرکے فیصلہ کرنا چاہو تو کرلو، اور اگر چاہو، تو اجتہاد میں تاخیر کرو، اور میں تمہارے لئے تاخیر کو بہتر سمجھتا ہوں۔